10525 - مہر کم رکھنا سنت ہے

سوال

دیکھا گیا ہے کہ لوگ اس وقت نکاح میں مہر بہت زیادہ رکھ رہے ہیں، کیا یہ ایسا کرنا سنت ہے، اور کیا شریعت نے مہر کی کوئی مقدار متعین کی ہے جس سے تجاوز نہیں کیا جا سکتا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شادی اللہ تعالی کی نعمتوں میں ایك نعمت اور اس کی نشانیوں میں ایك نشانی شمار ہوتی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی، یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں الروم (21).

اور پھر اللہ عزوجل نے لڑکیوں کے اولیاء کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ماتحت اور ولایت میں موجود عورتوں کی شادی کر دینے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

تم میں سے جو مرد اور عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کر دو، اور اپنے نیك بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس اور تنگ دست بھی ہوں گےتو اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا، اور اللہ تعالی کشادگی والا اور علم والا ہے النور (32).

اور یہ اس لیے کہ نکاح پر بہت عظیم مصلحت مرتب ہوتی ہے، مثلا امت میں کثرت، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی نبیوں کے ساتھ اپنی امت کی وجہ سے فخر کرنا، اور مرد و عورت کو ایك طرح کے حرام کام میں پڑنے سے محفوظ کرنا ہے.. اس کے علاوہ اور بھی بہت عظیم مصلحتیں پائی جاتی ہیں.

لیکن بعض اولیاء اور ذمہ داران نے شادی میں رکاوٹ کھڑی کر رکھی ہیں، اور وہ اکثر حالات میں شادی کےحصول کے لیے رکاوٹ اور آڑ بن چکے ہیں، وہ اس طرح کہ بہت زیادہ مہر کا مطالبہ کرتے ہیں، اور اتنا مہر لینے کی کوشش

کرتے ہیں جو شادی کی رغبت رکھنے والے نوجوان کی استطاعت سے بھی باہر ہوتا ہے، حتی کہ بہت سارے شادی کی رغبت رکھنے والوں میں اب شادی ایك بہت ہی مشکل اور مشقت والے کاموں میں شمار ہونے لگی ہے.

اور پھر مہر ایك ایسا حق ہے جو شریعت اسلامیہ نے عورت کے لیے فرض کیا ہے، تا کہ وہ اس عورت میں مرد کی رغبت کی تعبیر ثابت ہو، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور عورتوں کو ان کے مہر راضی و خوشی دے دو النساء (4).

اس کا یہ معنی نہیں کہ عورت کو ایك سامان تجارت شمار کر لیا جائے کہ وہ فروخت ہونے لگے، بلکہ یہ مہر تو عزت اعزاز کا نشان ہے، اور شادی کے عزم اور حقوق کی ادائیگی اور مشقت برداشت کرنے کی دلیل ہے.

شریعت مطہرہ نے کوئی ایسی مقدار متعین نہیں کی جس سے مہر تجاوز نہ کر سکتا ہو، لیکن اس کے باوجود شریعت مطہرہ نے مہر کم رکھنے اور اس میں آسانی پیدا کرنے کی رغبت دلائی ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو "

اسے ابن حبان نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3300) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" سب سے اچھا اور بہتر مہر وہ ہے جو آسان ہو "

اسے حاکم اور بیہقی نےروایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3279) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کا ارادہ رکھنے والے شخص سے یہ فرمایا تھا:

" جاؤ جا کر کچھ تلاش کرو چاہے لوہے کی انگوٹھی ہی ہو "

متفق علیہ.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے اس میں ایك اعلی مثال قائم کی حتی کہ معاشرے میں امور

کے حقائق کا رسوخ پیدا ہو جائے، اور لوگوں میں معاملات میں آسانی و سہولت عام ہو جائے.

ابو داود اور نسائی میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا:

" میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے رخصتی دے دیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسے کچھ دو، میں نے عرض کیا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے.

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ تیری حطمی درع کہاں ہے ؟

میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہی ہے، آپ نے فرمایا: اسے وہی درع ہی دے دو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2125) سنن نسائی حدیث نمبر (3375) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی حدیث نمبر (3160) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دیکھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اہل جنت کی عورتوں کی سردار کا مہرتو یہ تھا.

جو اس بات کی دلیل اور تاکید کرتا ہے کہ دین اسلام میں فی ذاتہ مہر مقصود نہیں.

ابن ماجہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا:

" تم عورتوں کے مہر میں غلو اور زیادتی مت کرو، کیونکہ اگر یہ کوئی دنیا کی عزت و اچھائی ہوتی یا پھر اللہ کے ہاں تقوی ہوتا تو تم میں سے اس کے سب سے زیادہ اولی اور حقدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے، آپ نے اپنی کسی بھی بیوی کو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہیں دیا، اور نہ ہی آپ کی بیٹیوں میں سے کسی کو اس سے زیادہ دیا گیا، اور مرد اپنی بیوی کا بہت زیادہ مہر ادا کرتا ہے حتی کہ وہ اس عورت کے لیے مرد کے دل میں عداوت بن جاتا ہے، اور وہ کہتا ہے مجھ پر تو تیری وجہ سے بہت بوجھ ڈالا گیا "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1887) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ (1532) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

(لاتغالوا) یعنی: مہر زیادہ کرنے میں مبالغہ مت کرو

(و ان الرجل ليثقل صدقة امراته حتى يكون لها عداوة في نفسه) يعنى: يہ مہر ادا كرتے وقت وہ اپنے دل ميں اس سے عداوت ركھے گا كہ اس كا مہر بہت زيادہ تھا، يا جب وہ اس مہر كے متعلق سوچے اور اس كى مقدار كو ديكھے.

(و يقول قد كلفت اليك علق القربة) وہ رسى جس سے مشكيزہ باندھا جاتا ہے يعنى ميں نے تيرى وجہ سے ہر چيز برداشت كى حتى كہ وہ رسى بھى جس سے مشكيزہ لٹكايا اور باندھا جاتا ہے " اھ

ديكھيں: حاشية السندى ابن ماجہ

بارہ اوقيہ چار سو اسى درہم كے برابر ہے يعنى تقريبا ايك سو پنتيس ريال (135) نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى بيويوں اور بيٹيوں كا مہر اتنا ہى تھا.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" چنانچہ جس شخص كو اس كا دل اپنى بيٹى كا مہر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى بيٹيوں سے زيادہ كرنے كى كہے تو وہ جاہل و احمق ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى بيٹياں ہر لحاظ سے افضل ہيں، اور وہ سب عورتوں سے ہر صفت ميں افضل ہيں، اور اسى طرح امہات المومنين بھى ليكن اس كے باوجود ان كا مہر زيادہ نہ تھا، يہ تو قدرت و استطاعت ہونے كے باوجود اور آسان بھى تھا، رہا فقير و تنگ دست وغيرہ تو اس كو چاہيے كہ وہ مہر اتنا ہى دے جتنى استطاعت ركھتا ہے اور اس ميں اس كو مشقت نہ ہو " اھـ

ديكھيں: مجموع الفتاوى (32 / 194).

اور شيخ الاسلام كا يہ بھى كہنا ہے:

" امام احمد كى روايت يہ تقاضا كرتى ہے كہ چار سو درہم مہر مستحب ہے، استطاعت اور آسانى كے ساتھ يہى مستحب ہے اس مقدار تك ہو سكتا ہے اس سے زائد نہيں " اھـ

اور ابن قيم رحمہ اللہ نے زاد المعاد ميں مہر كم ہونے كے دلائل پر كچھ احاديث بيان كي ہيں اور اس كى كم از كم حد متعين نہيں اس كے بعد كہتے ہيں:

يہ احاديث اس كو متضمن ہيں كہ كم از كم مہر كى تعيين نہيں كى جا سكتى... اور مہر ميں زيادتى اور مبالغہ كرنا مكروہ ہے اور يہ قلت بركت اور قلت عمر كا باعث ہے " اھـ

ديكھيں: زاد المعاد (5 / 178).

اس سے یہ واضح ہوا کہ اب لوگ جو کر رہے ہیں اور مہر زیادہ کرتے اور مبالغہ کرتے ہیں یہ شریعت کے مخالف ہے.

اور مہر کم رکھنے اور اس میں مبالغہ نہ کرنے کی حکمت واضح ہے:

وہ یہ کہ لوگوں کے لیے شادی کرنا آسان ہو تا کہ وہ شادی کرنا ترك نہ کر دیں، اور اخلاقی اور معاشرتی برائیوں میں نہ پڑ جائیں.

مہر زیادہ کرنے کے کچھ نقصانات معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (12572) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .